

ماہ رجب کے متعلق

اللہ وحدہ قہار کی تعریفات ہیں، اور نبی مختار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی پاکباز آل و اصحاب پر درود و سلام کے بعد:

اس اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تعریف جس کا فرمان ہے:

{ اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور اختیار کرتا ہے }.

یہاں اختیار کا معنی چن لینا ہے، جو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحدانیت و ربوبیت اور اس کی کمال حکمت و علم اور قدرت پر دلالت کرتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے چن لینے اور افضلیت دینے میں یہ شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض ایام اور مہینوں کو بھی چن لیا اور انہیں فضیلت دی ہے، مہینوں میں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چار مہینوں کو حرمت والا مہینہ بنایا اور اختیار کیا ہے.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں کتاب اللہ میں مہینوں کی گنتی بار ہے، اسی دن سے جب سے آسمان و زمین کو اس نے پیدا کیا ہے، ان میں سے چار حرمت و ادب والے مہینے ہیں، یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو }.

اور یہ مہینے چاند کے طلوع ہونے کی اعتبار سے ہیں کہ سورج کے یعنی قمری ہیں شمسی نہیں، جیسا کہ کفار نے کیا ہوا ہے.

اس آیت میں حرمت والے مہینے مہم بیان ہوئے ہیں اور ان کے نام کی تحدید نہیں کی گئی، لیکن ان مہینوں کے نام سنت نبویہ میں محدود کیے گئے ہیں.

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرمایا اور اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

"یقیناً وقت اسی دار چل رہا ہے جس حالت میں آسمان و زمین پیدا کرنے کے دن تھا، سال میں بارہ ماہ ہیں، جن میں سے چار ماہ حرمت و ادب والے ہیں، تین تو مسلسل ذوالقعد، ذوالحجہ اور محرم ہیں، اور ایک جمادی اور شعبان کے مابین رجب مضر کا مہینہ ہے "

صحیح بخاری کتاب الحج باب الخطبة ایام منی حدیث نمبر (1741) صحیح مسلم کتاب القسامة باب تحریم الدماء حدیث نمبر (1679).

اس رجب مضر کا نام اس لیے دیا گیا کہ مضر قبیلہ کے لوگ اس ماہ کو تبدیل نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ اسے اسی کے وقت میں ہی رہنے دیتے، لیکن باقی عرب لوگ حرمت والا مہینوں کو اپنی مرضی اور جنگ کی حالت کی بنا پر تبدیل کر لیا کرتے تھے، اور درج ذیل فرمان باری تعالیٰ میں اسے نسئی کے نام سے ذکر کیا گیا ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{ نہ میں سوائے اس بات کے کہ مہینوں کو آگے پیچھے کرنا تو کفر کی زیادتی ہے، اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کافر ہیں، ایک سال تو اسے حلال کر لیتے ہیں، اور ایک اسی کو حرمت والا قرار دے دیتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے جو حرمت کر رکھی ہے اس کی گنتی میں موافقت کر لیں }۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: اس ماہ کی مضر کی طرف نسبت اس لیے نسبت کی گئی کہ وہ اس ماہ کی حرمت و تعظیم زیادہ کرتے تھے، اس لیے یہ ماہ ان کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

اس ماہ کی وجہ تسمیہ:

ابن فارس رحمہ اللہ نے " مقایس اللغہ (445) " میں کہا ہے کہ:

رجب: راء اور جیم اور باء اس میں کسی چیز کی مدد اور اس کی تقویت پر دلالت کرتے ہیں، اور یہ بھی اسی قبیلہ سے ہے رجب الشئ یعنی اس کی تعظیم کی.... تو اس رجب اس لیے کہا گیا کہ وہ اس کی تعظیم کرتے تھے، اور شریعت اسلامیہ نے بھی اس کی تعظیم کی " اھ

الجل جلالیت اس ماہ کو منصل الاسد کا نام دیتے یعنی اس میں اسلحہ کو رکھ دیا جاتا اور لڑائی نہیں ہوتی تھی، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

ابو رجاء العطاردي رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ:

مہینہ پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے، اور جب ہمیں کوئی اس سے بدتر اور اچھا پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر دوسرا لے لیتے، اور جب ہمیں کوئی پتھر نہ ملتا تو ہم مٹی کی ڈھیری بناتے اور بکری لا کر اس کا دودھ اس ڈھیری پر دھوتے اور پھر اس ڈھیری کا طواف شروع کر دیتے۔

اور جب ماہ رجب شروع ہوتا تو ہم کہتے: اسلحہ سے لوہا کھینچ لو، اس لیے جو تیر بھی ہوتا اس کا لوہا اتار لیا جاتا اور رجب کے مہینے میں نیزہ سے بھی اتار کر رکھ دیا جاتا " اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" الجل جلالیت ان حرمت والا مہینوں کی تعظیم کیا کرتے تھے، اور خاص کر رجب کی تعظیم زیادہ ہوتی، کیونکہ وہ اس میں لڑی نہیں کرتے تھے " اھ

- ماہ رجب حرمت و ادب والا مہینہ ہے:

جن مہینوں کو حرمت کا مقام حاصل ہے، ان میں ماہ رجب بھی ہے، کیونکہ حرمت والا مہینوں میں رجب کا مہینہ بھی شامل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ شعائر کی بے حرمتی نہ کرو، اور نہ ہی حرمت والا مہینوں کی }۔

یعنی تم اللہ تعالیٰ کی ان حرمتوں کو پامال مت کرو جس کی حرمت و تعظیم کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اور حرمت پامال کرنے سے منع کیا ہے، لہذا یہ ممانعت و نہی قبیح فعل سرانجام دینے، اور اس اعتقاد رکھنے کو بھی شامل ہوگی۔
اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ چنانچہ تم ان میں اپنے آپ پر ظلم مت کرو }۔

یعنی ان حرمت والے مہینوں میں، اس آیت میں ضمیر ان حرمت والے چار مہینوں کی طرف لوٹتی ہے، ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا یہی کہنا ہے۔

اس لیے ان مہینوں میں ان کے مقام و مرتبہ اور حرمت کی قدر کرتے ہوئے معاصی و گناہ سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس وقت کو حرمت عطا کی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سابقہ آیت میں اپنے اوپر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے، حالانکہ - اپنے آپ پر ظلم کرنا اور گناہ و معاصی تو - سب مہینوں میں حرام ہیں۔
- حرمت والے مہینوں میں لڑائی کرنا حرام ہے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اس میں لڑائی کرنا کبیر گناہ ہے }۔
جمہور علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ حرمت والے مہینوں میں لڑائی کرنا درج ذیل فرمان باری تعالیٰ کے ساتھ منسوخ ہے:
{ اور جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں بھی پاؤں اٹھائیں قتل کرو }۔

اس کے علاوہ دوسرے عمومی دلائل بھی جن میں مشرکوں کو عموماً قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اور انہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کے ساتھ ذوالقعدہ میں جنگ کی تھی اور ذوالقعدہ حرمت والے مہینوں میں شامل ہے۔

لیکن دوسرے علماء کہتے ہیں کہ: حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی خود ابتدا کرنی جائز نہیں، لیکن اگر وہ شروع کریں یا پھر پہلے سے ہو رہی ہو تو اس کی تکمیل کرنی جائز ہے، اور انہوں نے اہل طائف سے لڑائی کو اسی پر محمول کیا ہے کہ حنین میں لڑائی کی ابتدا تو شوال کے آخر میں شروع ہوئی تھی۔

یہ سب کچھ تو اس لڑائی کے متعلق ہے جو دفاعی نہیں یعنی جس میں دفاع مقصود نہ ہو، اس لیے جب دشمن

مسلمانوں کے ملک پر حملہ آور ہو تو اس علاقہ کے لوگوں پر دفاع کرنا واجب ہے چاہے حرمت والے مہینے میں ہو یا کسی دوسرے مہینے میں۔

العتیرۃ:

دور جاہلیت میں عرب اپنے بتوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے ماہ رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

لیکن جب دین اسلام نے اللہ تعالیٰ کے لیے ذبح کرنے کا حکم دیا تو اہل جاہلیت کا یہ فعل باطل ہو گیا۔

فقہاء کرام کا ماہ رجب میں بطور العتیرۃ ذبح کیے جانے والا جانور کے حکم میں اختلاف ہے:

جمہور فقہاء یعنی احناف مالکی اور حنبلی فقہاء کے ہاں یہ منسوخ ہے، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے استدلال کیا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"نہ تو فرع ہے، اور نہ ہی عتیر"

اسے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے۔

اور شافعی حضرات کہتے ہیں کہ یہ منسوخ نہیں بلکہ انہوں نے عتیر کو مستحب قرار دیا ہے، اور ابن سیرین رحمہ اللہ کا قول یہی ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس کی تائید ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے جسے حاکم اور ابن منذر نے صحیح کہا ہے۔"

نبیشتہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

"میں دور جاہلیت میں عتیر ذبح کیا کرتا تھا، آپ اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی مہینے میں ذبح کر لیا کرو...."

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل اصل میں عتیر کو باطل نہیں کیا، بلکہ ماہِ رجب میں ذبح کرنا باطل کیا ہے۔

ماہِ رجب میں روزے رکھنا:

خاص کر ماہِ رجب میں روزے رکھنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ کرام سے کوئی فضیلت وارد نہیں۔

بلکہ اس ماہ میں بھی وہی روزے مشروع ہیں جو دوسرے مہینوں میں مشروع ہیں، مثلاً سوموار اور جمعرات اور ایامِ بیض یعنی تیرے چودے اور پندرہ تاریخ کا روزے، اور ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن کا روزے رکھنا، اور سرر شہر، اس کے بارے میں علماء کہتے ہیں کہ یہ ماہ کا ابتدا ہے، اور بعض درمیان اور بعض آخر قرار دیتے ہیں۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہِ رجب میں روزے رکھنے سے منع کیا کرتے تھے کیونکہ اس سے جاہلیت سے مشابہت ہوتی ہے جیسا کہ خورشید بن حر بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ رجبیوں کے ہاتھوں کو مار رہے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کھانے میں ڈال دیے اور عمر کہہ رہے تھے: اس ماہ کی توجاہِ لیت والے تعظیم کیا کرتے تھے"

دیکھیں: الارواء الغلیل (957) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ماہ مسلسل (یعنی رجب اور شعبان اور رمضان) روزے نہیں رکھے جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی رجب کے روزے رکھے، اور نہ ہی اسے مستحب قرار دیا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "تبيين العجب بما ورد في فضل رجب" میں کہتے ہیں:

" ماہِ رجب کی فضیلت میں کوئی بھی ایسی حدیث وارد نہیں جو قابلِ حجب ہو، اور مجھ سے قبل یہی امام ابو اسماعیل الہروی رحمہ اللہ بھی کہہ چکے ہیں، اور اسی طرح ہم نے ان کے علاوہ دوسروں سے بھی روایت کیا ہے۔ اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

" ماہِ رجب میں کسی دن کو روزہ کے لیے خاص کرنے کے متعلق ہمارے علم میں تو کوئی شرعی دلیل نہیں ہے "

ماہِ رجب میں عمر کے کرنا:

احادیث سے دلیل ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رجب میں عمر نہیں کیا، جیسا کہ مجاہد کہتے ہیں کہ:

" میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں گئے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمر کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار عمر کیے جن میں ایک عمر رجب میں تھا، چنانچہ ہم نے انہیں اس کا جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔

وہ کہتے ہیں: ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمر سے مسواک کرنے کی آواز سنی (یعنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں تو اس کی آواز آئی) عروہ کہنے لگے:

اماں جان! ام المومنین کیا آپ نے سنا نہیں کہ ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: ابو عبد الرحمن کہہ رہے ہیں: کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمر کیے اور ان میں سے ایک عمر ماہِ رجب میں تھا "

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا بھی عمر کیے تو وہ ہر عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عمر رجب میں نہیں کیا "

متفق علیہ۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ:

" عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ بات ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سن رہے لیکن انہوں نے نہ تو ہاں کہہ اور نہ ہی نہ۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انکار پر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا یا پھر وہ بھول گئے تھے۔

اس لیے ماہِ رجب کو عمر کے لیے مخصوص کرنا نئی ایجاد کردہ بدعت ہے، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ ماہِ رجب میں عمر کرنے کی کوئی فضیلت متعین ہے، اس سلسلہ میں کوئی نص اور دلیل وارد نہیں، اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہِ رجب میں عمرہ کرنا ثابت نہیں ہے۔

شیخ علی بن ابراہیم العطار رحمہ اللہ المتوفی (724 ھ) کا کہنا ہے:

مجھے یہ علم ہوا کہ اہل مکہ مکرمہ کی عادت ہے کہ ماہِ رجب میں وہ کثرت سے عمرہ کرتے ہیں، مجھے تو اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے "

اور شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ اپنے فتاویٰ جات میں کہتے ہیں:

" ماہِ رجب کے کسی بھی دن کو کسی عمل و زیارت کے ساتھ مخصوص کرنے کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی، کیونکہ امام ابو شامہ نے کتاب البدع و الحودث میں یہی فیصلہ کیا ہے کہ:

" جن عبادات کو شریعت نے اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں کیا ان میں کسی وقت کے ساتھ متعین نہیں کرنا چاہیے کہ

کسی عبادت کی شریعت اسلامیہ نے فضیلت بیان کی یا اس میں سب نیکی کے کام کو افضل قرار دیا تو موقع غنیمت

جانتے ہوئے کوئی اور وقت مقرر کر لیا جائے، اس لیے ماہِ رجب میں کثرت سے عمرہ کرنے کا انکار کیا ہے " اھ

لیکن اگر کوئی شخص رجب میں عمرہ کرنے کی فضیلت کا اعتقاد رکھے بغیر ویسے ہی عمرہ کرنے جائے، یا پھر اس لیے کہ اس وقت اس عمرہ کرنا آسان تھا تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ماہِ رجب میں ایجاد کردہ بدعات:

دین میں بدعات کی ایجاد بہت ہی خطرناک چیز ہے، اور یہ چیز کتاب و سنت کے مخالف و منافی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے گئے تو دین اسلام کی تکمیل ہو چکی تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے، اور تمہارا دین اسلام کو دین ہونے پر رضامند ہو گیا }۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس دین میں سے نہیں تو وہ مردود ہے " متفق علیہ۔

اور مسلم کی روایت میں ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

کچھ لوگوں نے ماہِ رجب میں کئی ایک بدعات ایجاد کر رکھی ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں دی جاتی ہیں:

- صلاۃ الرغائب: یہ نماز خیر القرون کے بعد منظر عام پر آئی اور خاص کر چوتھی صدی ہجری میں اس کے کچھ کذاب قسم کے افراد نے اسے گھڑا، اور یہ نماز ماہِ رجب کی پہلی رات ادا کی جاتی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صلاۃ الرغائب ایک بدعت ہے اور اس کے بدعت ہونے پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے مثلاً امام شافعی امام مالک اور امام ابو

حنیفؑ ثوری، اوزاعی لیث وغیرہ کا اتفاق ہے، اس سلسلہ میں مروی حدیث محدثین کے ہاں بالاجماع من گھڑت اور جھوٹی ہے۔ اھ

- یہ بھی مروی ہے کہ ماہ رجب میں عظیم قسم کے حادثات ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں بھی کوئی صحیح روایت نہیں؛ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رجب کی پہلی رات پیدا ہوئے، اور ستاویسویں رجب آپ کو مبعوث کیا گیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ: پچیس رجب مبعوث ہوئے، لیکن اس میں سب کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔

اور قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ستائیس رجب کو معراج ہوئی "

یہ روایت بھی صحیح نہیں، ابراہیم حربی وغیرہ نے اسکا انکار کیا ہے، چنانچہ اس ماہ رجب میں ستائیس رجب کو معراج کا قصہ پڑھنا اور معراج کا جشن بھی منایا جاتا ہے۔

اور اس رات کو عبادت کے لیے مخصوص کرنا اور دن کو روزہ رکھنا، یا پھر اس دن اور رات میں فرحت و سرور اور خوشی کا اظہار جائز نہیں، اور اسی طرح جشن معراج منانا بھی صحیح نہیں ہے، اور اس کے علاوہ دوسرے جشن منانا جس میں حرام کام مثلاً مرد و عورت کا اختلاط اور موسیقی اور گانا بجانا شامل ہوتا ہے سب حرام ہے۔

اس پر مستزاد ہے کہ اس تاریخ کو بالجزم نہ تو معراج ہوئی اور نہ ہی اسراء، اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو پھر یہ چیز اس جشن کو منانے کے لیے جواز فراہم نہیں کرتی، کیونکہ اس امت کے بدترین لوگ صحابہ کرام سے یہ ثابت نہیں ہے، اور اگر یہ نیکی ہوتی تو صحابہ کرام ہم سے سبقت لے جاتے۔

- پندرہ رجب کو نماز ام داود ادا کرنا۔

- فوت شدگان کی روح کی جانب سے ماہ رجب میں صدقہ و خیرات کرنا۔

- ماہ رجب میں کی جائے والی مخصوص دعائیں، یہ سب من گھڑت اور بدعت ہیں۔

- خاص کر ماہ رجب میں قبرستان جا کر قبروں کی زیارت کرنا بھی ایک بدعت ہے، کیونکہ سال کے کسی بھی دن قبرستان جایا جا سکتا ہے کوئی مخصوص نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی حرمت کی تعظیم کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ظالمی اور باطنی طور پر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے کی توفیق دے، یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس پر قادر ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔